© rasailojaraid.com

اسلامی حکومت کا قیام اور اسکے نفاذ کا عملی خاکہ

قسط نمبر ۳ ....

تحریر شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبد العزیز علوی حفظہ اللہ

موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی مایوسی و بددلی دور کرتے ہوئے فرمایا "قال عسی ربکم ان یھلک عدو کم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون" (اعراف نمبر۱۲۹) موسیٰ علیہ السلام نے کہا توقع ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو پامال کرے گا اور تمہیں ملک کا اقتدار و خلافت بخشے گا۔ کہ دیکھے تم کیا روش اختیار کرتے ہو۔

اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام انہیں تلقین کر چکے تھے "واستعینوا باللہ واصبروا ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین" اللہ سے مدد چاہو اور ثابت قدم رہو" زمین اللہ کی ہے وہ جس کو اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اس کو اس کا وارث بناتا ہے اور انجام کار کی کامیابی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہی ہے۔

یہاں دشمن سے جہاد میں دو چیزوں کو وسیلہ ظفر ٹھہرایا ہے "استعانت باللہ" یعنی نماز کی پابندی و قیام اور دین پر استقامت و ثابت قدمی۔

بنی اسرائیل کے سرزمین فلسطین پر غلبہ و اقتدار کو بیان کرتے ہوئے فرمایا "واورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون مشارق الارض ومغاربھا التی بارکنا فیھا وتمت کلمت ربک الحسنی علی بنی اسرائیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بماصبروا ودمرنا ماکان یصنع فرعون وقومہ وماکانو یعرشون" (اعراف آیت ۱۳۷)

اور جو لوگ دبا کے رکھے گئے تھے ہم نے ان کو اس سرزمین کا وارث بنایا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور تیرے رب کا اچھا وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہوا بوجہ اس کے کہ وہ ثابت قدم رہے اور ہم نے فرعون اور اسکی قوم کی ساری تعمیرات اور ان کے سارے باغ و چمن ملیامیٹ کردیئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو خلافت دیتے ہوئے فرمایا "یداود انا جعلنک خلیفہ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولاتتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بمانسوا یوم الحساب" (پ ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر ۲۶)

اے داؤد ہم نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا تم لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹادے گا۔ جو لوگ اللہ کی راہ گم کر بیٹھتے پر ان کے لئے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے روز حساب کو بھلادیا۔

یعنی اے داؤد ہم نے اپنی طرف سے تمہیں اختیار و اقتدار بخشا ہے تو اس خلافت کا تقاضا ہے کہ تم اس اختیار و اقتدار کو خلافت عنایت کرنے والے کی مرضی کے مطابق استعمال کرو اور لوگوں کے درمیان حق و عدل کیساتھ فیصلہ کرو۔ اور کبھی بھی اپنی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا۔ ورنہ حق و عدل کے راستہ سے ہٹ جاؤ گے۔ اور جو انسان بھی اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو اختیار و اقتدار بخشنے والا ہے اس کی مرضی کو نظرانداز کرتا ہے۔ تو وہ یہ کام آخرت کو فراموش کرکے کرتا ہے اسے روز حساب یاد نہیں ہے اسے انجام بد سے دوچار ہونے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ حضرت شموئیل کے دور میں طالوت کو بادشاہ بنایا اور فرمایا "و قتل داود طالوت فاتاہ اللہ الملک والحکمہ وعلمہ ممایشاء حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلیمان علیہ السلام نے اللہ کے حضور درخواست پیش کرتے ہوئے عرض کی "رب اغفرلی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب" (ص آیت نمبر۳۵)

میرے رب مجھے معاف فرما دیے اور مجھے ایسی سلطنت بخش جو میرے سوا کسی کے لئے زیبا نہیں تو بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

اس طرح خلافت و نبوت کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا اور راہنمائے زندگی کے طور پر ہر نبی کو کتاب ملتی رہی۔ جس کے مطابق اس وقت کے لوگ اپنی زندگی بسر کرتے رہے۔ سورۃ حدید میں فرمایا "لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس ولیعلم من ینصرہ ورسلہ بالغیب ان اللہ قوی عزیز" (الحدید آیت نمبر۲۵)

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کیساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ عدل پر قائم ہوں اور لوہا بھی اتارا جس میں بڑی قوت ہے اور لوگوں کے لئے اس میں دوسرے فوائد بھی ہیں اور اس سے اللہ نے یہ بھی چاہا کہ وہ ان لوگوں کو چھانٹ لے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد غیب میں ہوتے کرتے ہیں بے شک اللہ بڑا ہی زور آور اور غالب ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کے اتارنے کا تذکرہ فرمایا ہے الکتاب' المیزان' الحدید 'کتاب' کا مفہوم تو واضح ہے کہ اس سے مراد' آسمانی کتب و صحف ہیں جو انسان کے لئے بطور ضابطہ حیات 'کتاب زندگی' بنا کر اتاری گئی ہیں۔

المیزان:- المیزان کے مفہوم میں اختلاف ہے اکثر محققین کے نزدیک اس سے مراد عدل وانصاف ہے یعنی وہ احکام جو عدل وانصاف پر مبنی ہیں تو اس صورت میں گویا کتاب کو ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میزان اور کسوٹی قرار دیا ہے کہ انسانوں کے ہر قسم کے اعمال زندگی کے لئے کتاب ترازو ہے جو اعمال اس کے مطابق ہیں وہ صحیح اور حق ہیں اور جو اس کے مطابق نہیں وہ صحت و درستگی سے خالی ہیں۔ بعض حضرات نے اس سے اس عقل و شعور لیا ہے یا ضمیر جس سے معرفت حق ہو سکے۔ جو ہر انسان کی فطرت میں موجود ہیں اور اس کے بغیر انسان شریعت و کتاب کا مکلف نہیں ٹھہرتا۔ اس بنا پر بچہ اور مجنون تکالیف شرعیہ سے بری ہیں اور کتاب و میزان کے عنایت کرنے اور رسولوں کے بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں حق و عدل کو اختیار کریں وہ روش اختیار کریں جو حق و عدل پر مبنی ہو، ظلم و جور کے ہر شائبہ سے پاک ہوں۔

الحدید:۔ جب رسولوں کی بعثت اور کتاب و شریعت نازل کرنے کا اصل مقصود یہ ہے کہ لوگ اپنی زندگی اس کے مطابق گزاریں اور یہ کام محض وعظ و تذکیر اور ترغیب و ترہیب سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے بعض دفعہ قوت و طاقت کے استعمال کرنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ اور کتاب شریعت کو ترازو اور کسوٹی بنا کر بھیجا تاکہ لوگوں پر حجت قائم ہو جائے تو دوسری طرف لوہا بھی اتارا تاکہ جو لوگ اتمام حجت کے بعد بھی حق و باطل اختیار کرنے اور شریعت کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ نہ ہوں بلکہ الٹا شریعت کا مذاق اڑائیں اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت پر کمربستہ ہوں اور اپنی دنیوی اغراض و منافع کے لئے کتاب زندگی سے انحراف کریں تو ان کو طاقت و قوت کے بل بوتہ پر سیدھا کیا جائے۔ اس لئے جہاد کا حکم فرمایا۔ اور لوہے کے انزال کے مقاصد میں باس کو مقدم کیا گویا اس نعمت کا اصل مقصد جہاد کے لئے اسلحہ کا فراہم کرنا ہے۔ اور دوسرے تعمیری و تمدنی فوائد، منافع ثانوی اور ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جہاد کی حکمت بھی واضح فرمائی۔ کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ خود غالب ہے وہ دین کے بڑے سے بڑے دشمن کو چشم زدن میں تہس نہس کر سکتا ہے لیکن وہ جہاد کے ذریعے بندوں کا امتحان لیتا ہے کہ کون غیب میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے ہوئے اللہ کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے اور کون دودھ پینے والا، محض دکھاوے کا مجنوں بنتا ہے۔

جب اسلام، نسل انسانی کی نشوونما اور کمال ترقی کے مطابق انسانیت کے بلوغ، منزل بہ منزل تکمیلی مرحلہ میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آخری رسول کو اپنا آخری خلیفہ بنا کر اسلام کی تکمیل کر کے مبعوث فرمایا۔ سورہ مائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" (پ٦ آیت نمبر٣)

اب میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین سورۃ احزاب میں فرمایا۔ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شئی علیما" (پ ٢٢ آیت نمبر ٤٠) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

اس طرح وہ دین جس کا آغاز آدم علیہ السلام سے ہوا انہیں کے دور میں، زمان و مکان کے حالات و ظروف، اس کے مصالح و مقتضیات اور حکمت الٰہی کے تقاضوں کے مطابق، محدود وقت اور مخصوص مکان کے لئے اترتا رہا۔ اب اپنی کامل شکل میں اتارا گیا ہے اتمام نعمت کے دو مفہوم لئے گئے ہیں بعض حضرات کے نزدیک اس سے مراد مسلمانوں کا غلبہ و عروج ہے کہ ان کے مخالفین مغلوب و مفتوح ہو گئے۔ مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ رسوم جاہلیت ختم کر ڈالی گئیں۔ اور مشرکوں کا مکہ میں داخلہ بند کر دیا اور اس صورت میں دین کا تعلق صرف اصول و ضوابط، عقائد و اساسات سے نہیں ہو گا۔ شریعت کا مفہوم اس میں داخل ہو گا کہ دین کے تمام احکام و قوانین مکمل کر دیئے گئے اب ان میں کمی و بیشی ترمیم یا تنسیخ کا احتمال نہیں ہے۔ کیونکہ دین حق کے تمام حدود فرائض اور احکام و آداب مکمل کر دیئے ہیں اس لئے اب اس میں کسی اضافہ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادتی کی گنجائش نہیں نہ کسی کو کم کرنے کا اختیار ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک نعمت سے مراد شریعت ہے جس کا آغاز غار کی پہلی وحی سے ہوا اور درجہ بدرجہ ۲۳ سال کی مدت میں اس نعمت کا اہتمام فرمایا۔

اس طرح آپ کو ایک ہمہ گیر جامع' آفاقی اور عالمگیر شریعت عنایت فرمائی گئی ہے اور آپ کو قیامت تک کے انسانوں کے لئے رسول بنایا گیا ہے۔ سورۃ اعراف میں فرمایا۔ "قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" اعلان کر دیجئے۔ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

آپ کی شریعت کی جامعیت اور خصوصیات :- اسلامی شریعت کے جامع اور وسیع وہمہ گیر ہونے کا یہ عالم کہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ و گوشہ اس کی ضوفشانی سے محروم نہیں۔ انسانی زندگی کے بنیادی اور اساسی طور پر تین شعبے ہیں۔

۱..... عقائد یعنی ایمان باللہ والیوم الاخر وبالرسل (الملائکہ الانبیاء) الکتب المنزلہ' بالقدر خیرہ شرہ

۲..... اخلاق و آداب مثلاً صدق دل' امانت' صبر' عفت' وفائے عہد' کذب خیانت اور نقض عہد سے تحفظ و بچاؤ۔

۳..... احکام عملیہ جن کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

(الف) عبادات جن کا مقصد انسانی کا اللہ تعالیٰ سے تعلق و رابطہ استوار کرنا ہے۔ مثلاً نماز' روزہ' حج۔

(ب) معاملات معاملات جن میں حقوق العباد یعنی انسانوں کے باہمی ربط و تعلق کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت مندرجہ ذیل شعبے آتے ہیں۔

۱..... احوال شخص = نکاح' طلاق' نفقہ' نسب' رضاعت' وراثت' والدین اور اولاد کے حقوق میاں بیوی کے حقوق وفرائض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲..... معیشت و اقتصادیات سے متعلقہ احکام۔ مثلاً بیع و شراء، اجارہ، رہن، کفالت، شراکت، و مضاربت، جس میں ہر قسم کی تجارت، صنعت و حرفت، زراعت اور ملازمت کے معاملات و احکام داخل ہیں۔ آج کی اصطلاح میں ان کو قانون مدنی یا قانون المعاملات کا نام دیا جاتا ہے۔

۳..... قضاء سے متعلقہ احکام یعنی دعویٰ شہادت، قسم، جس کو قانون مرافعت کا نام دیا جاتا ہے۔

۴..... غیر مسلموں یعنی اہل کتاب یا شبہ اہل کتاب جن کے پاس کتاب نہیں اور مشرکوں سے متعلقہ احکام۔

۵..... یتامیٰ، مساکین، مسافر، قیدی، غلام، فقراء، عورتوں اور مزدوروں کے حقوق۔

۶..... ملکی سیاست سے متعلقہ احکام۔

۷..... مسلمان حکومتوں سے تعلقات۔

۸..... غیر مسلم حکومتوں سے تعلقات اور جنگ و امن سے متعلقہ احکام۔

۹..... عقوبات و زواجر سے متعلقہ احکام۔

۱۰..... حکومت کے محاصل و مصارف سے متعلقہ احکام۔

۱۱..... رعایا کے حقوق۔

۱۲..... راعی کے حقوق۔

۱۳..... حیوانات کے حقوق۔

ان کے علاوہ بھی انسانی زندگی کے اعمال میں اگر کوئی چیز متعلق ہے تو ان سب کا احاطہ کیا گیا ہے انسانی زندگی کے کسی شعبہ یا گوشہ کو نظرانداز نہیں کیا گیا۔ شریعت نام ہے تمام دنیوی و اخروی مصالح و منافع کے حصول کا اور تمام دنیوی و اخروی مضار و نقصانات سے تحفظ کا۔

شریعت اسلامیہ کی خصوصیات و امتیازات:-

۱..... شریعت اسلامیہ کا مصدر و منبع اور سرچشمہ خالق کائنات ہے۔ جس کا علم ازلی اور ابدی ہے اور تمام صفات کمال سے متصف ہے تمام انسان اس کی مخلوق ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ کسی خاص ملک، علاقہ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صوبہ' رنگ ونسل' جماعت اور طبقہ کی نمائندہ نہیں ہے اس میں امیر' غریب' کالے گورے راعی و رعایا کسی مخصوص خاندان یا فرد کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہے جبکہ وضعی قانون کا منبع وسرچشمہ انسان ہیں جن کا علم محدود اور ناقص' اغراض وخواہشات کا غلبہ کسی مخصوص ملک علاقہ صوبہ رنگ ونسل یا زبان' خاندان' طبقہ یا پارٹی کے مفادات کی تکمیل وترجیح کو مدنظر رکھتا ہے۔ اس لئے ان میں آفاقیت' وسعت وہمہ گیری نہیں اور راہ عیب ونقائص سے پاک نہیں۔

۲..... مسلمان اور مومن انسان کے دل میں شریعت اسلامیہ کی ہیبت واحترام کا جذبہ موجزن ہے اس لئے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری آسان اور سہل ہے کوئی مسلمان شعوری اور دانستہ طور پر اس کی مخالفت کو جائز نہیں سمجھتا۔ وضعی وانسانی قانون کو یہ احترام وتکریم حاصل نہیں۔

۳..... شریعت اسلامیہ کے کسی حکم وقانون کی اطاعت یا مخالفت کی جزا وسزا صرف دنیوی نہیں ہے بلکہ دنیوی وآخروی دونوں طرح ہے اور اصل جزا وسزا کا تعلق آخرت سے ہے۔ دنیوی سزا سے تحفظ اور بچاؤ ممکن ہے اور اخروی سزا سے انسان توبہ ومعافی کے بغیر کسی صورت میں نہیں بچ سکتا ہے جبکہ وضعی قانون کی مخالفت کی سزا صرف دنیوی ہے اور اس سے بچنے کے حیلے بہانے بے شمار ہیں۔

۴..... اخروی جزا وسزا کا تعلق تمام احکام شریعت سے ہے۔ وہ عقائد سے متعلق ہوں یا اخلاق وآداب سے یا معاملات سے۔ جب کہ وضعی قوانین کا تعلق صرف معاملات کے مخصوص اور محدود احکام سے ہے۔ معاملات میں سے عبادات بالکل خارج ہیں۔ اور باقی معاملات میں بھی مکروفریب اور حیلوں بہانوں کی وافر گنجائش ہے فرمایا

یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا و ما عملت من سوء۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

۵..... شریعت اسلامیہ تمام انسانوں کے لئے ہے اور ہر زمان ومکان کے لئے ہے کسی کو اس میں ترمیم وتنسیخ کا حق حاصل نہیں ہے۔ اس لئے اس کو دوام وبقا اور تحفظ وضمانت حاصل ہے۔ اور یہ فرد وجماعت دونوں کے لئے عام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶..... اس میں ترقی اور نمو کی گنجائش ہے کیونکہ جن احکام کی تصریح و تخصیص کے بارے میں نص موجود نہیں ہے۔ قرآن و سنت سے ان کا استنباط و استخراج اجتہاد کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جن احکام کی تصریح و تخصیص موجود ہے پوری امت مجتمع ہو کر بھی اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔

۷..... نظم و نسق اور انتظام سے متعلقہ نئے مسائل اہل حل و عقد کے مشورہ سے کتاب و سنت کی روشنی میں حل کئے جا سکتے ہیں۔

۸..... اس میں فرد' خاندان' معاشرہ' راعی اور رعایا کے حقوق و فرائض کی تعیین کر دی گئی ہے۔ اور کسی کے حقوق کو نظرانداز نہیں کیا گیا۔ اور ان کو ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

۹..... شریعت کے اندر آسانی و سہولت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ضیق و حرج نہیں ہے "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ما جعل علیکم فی الدین من حرج" اس لئے تخفیف و رخصت کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

۱۰..... قلتہ التکالیف۔ فرائض کی بھرمار نہیں ہے اسلئے اوامر و نواہی کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔

۱۱..... تشریع اور قانون کی تکمیل میں تدریج و ترتیب کو اختیار کیا گیا۔ دعوت کا آغاز پوشیدگی سے ہوا۔ سب سے پہلے اقارب واعزہ کو دعوت دی گئی۔ پھر اہل مکہ کو' پھر اس کو عام کیا گیا۔ اس طرح صلوۃ و زکوۃ صوم اور حج کے احکام میں تدریج کو اختیار کیا۔ سود اور شراب کی حرمت میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا۔

۱۲..... شریعت اسلامیہ انتہائی جامع اور آفاقی ہے اس میں کوئی عیب و نقص نہیں ہے۔

شریعت اسلامیہ اور وضعی قوانین میں بنیادی فرق:۔

۱)..... شریعت اسلامیہ خالق کا وضع کردہ قانون ہے۔ جس کی پابندی کرنے پر انسان اطاعت گزار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ٹھہرتا ہے اور اجر و ثواب کا حقدار بنتا ہے جبکہ وضعی قانون کی پابندی پر کوئی اجر، صلہ یا انعام نہیں ہے۔

۲)..... شریعت اسلامیہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو بیان کیا گیا ہے اس کا دنیا و آخرت دونوں سے تعلق ہے اور وضعی قانون کا تعلق صرف امور دنیا سے ہے اور آخرت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۳)..... شریعت اسلامیہ میں جزا و سزا کا تعلق اصل میں آخرت سے ہے اگرچہ بعض مصالح کے تحت بعض جگہ سزا فوری بھی ہے۔ جبکہ وضعی قانون میں جو جزا و سزا ہے اس کا تعلق صرف دنیا سے ہے۔

۴)..... شریعت کا تعلق اعمال قلبیہ و باطنیہ اور اعمال خارجیہ و ظاہرہ دونوں سے ہے وضعی قانون کا تعلق صرف اعمال خارجیہ اور اعمال جوارح سے ہے اعمال قلب سے کوئی تعلق نہیں۔

۵)..... شریعت کے احکام انسان کیلئے ہر حالت میں عدل و انصاف اور خیر پر مبنی ہیں جبکہ وضعی قانون میں یہ صفت نہیں ہے۔ شریعت کے قوانین کا واضع مستقبل کے حالات سے بھی آگاہ ہے کیونکہ اس کا علم محیط ہے لیکن انسان مستقبل کے حالات سے واقف نہیں کیونکہ اس کا علم محدود و ناقص ہے اور اپنے دور کا پابند ہے۔

۶)..... شریعت اسلامیہ میں معروف و منکر کا تعین کر کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا گیا ہے۔ خیر کی ترغیب اور شر سے ترہیب و تنفیر موجود ہے۔ جبکہ وضعی قانون اس صفت سے محروم ہے۔

۷)..... وضعی قوانین میں بعض محرمات کو بھی جائز و مباح قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ شریعت میں ایسا عام حالات میں ممکن نہیں۔ مخصوص و محدود وقت اور محدود صورت میں بعض دفعہ رخصت مل جاتی ہے۔

اس طرح آپ پر شریعت اور خلافت کی تکمیل کی گئی آپ نے اپنی زندگی میں شریعت کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تنفیذ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور اس مقصد کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ آپ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفی باللہ شھیدا" وہی ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اس کو سارے دینوں پر غالب کردے اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

اور آپ نے دعوت کے آغاز میں ہی فرمایا تھا کہ لوگو "قولوا لا الہ الا اللہ تملکون العرب والعجم" اے لوگوں لا الہ الا اللہ پر قائم ہو جاؤ۔ اگر تم اس کے تقاضے پورے کروگے تو عرب و عجم کے حکمران بن جاؤں گے۔

ہجرت کرتے وقت آپ کو دعا کرنے کی تلقین کی گئی کہ "قل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸۰۔۸۱)

دعا کرو کہ اے میرے رب مجھے داخل کر عزت کا داخل کرنا اور مجھے نکال عزت کا نکالنا اور مجھے خاص اپنے پاس سے مددگار اقتدار غلبہ عنایت کر اور اعلان کردو کہ حق آگیا۔ اور باطل نابود ہو گیا اور باطل نابود ہونے والی چیز ہے۔

آپ نے غزوہ خندق کے وقت قیصر و کسریٰ یعنی روم و ایران اور یمن کی فتح کی بشارت دی تھی۔

آپ کے بعد آسمانی خلافت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا کیونکہ دین کی تکمیل کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ لیکن دین کی تنفیذ و قیام کے لئے آپ کے خلیفہ کی ضرورت تھی جو دین کی تنفیذ و قیام کا فریضہ سرانجام دے۔ بخاری شریف میں روایت ہے۔

"کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء" (ج ۱ صفحہ ۴۹۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنو اسرائیل کے دین ودنیا کے مفادات کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی دنیا سے جاتااس کی جگہ دوسرا آجاتا لیکن اب صورتحال یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور خلفاء ہوں گے۔

آپ کی جگہ امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دین کے قیام ونفاذ کا انتظام کرے- قرآن مجید میں یہ پیش گوئی موجود ہے "وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ویبدالنھم من بعد خوفھم امنا یعبدونی لایشر کون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون"(پ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر۵۵)

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ایمان کے مناسب عمل صالح کئے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں اقتدار وغلبہ بخشے گا۔ جیساکہ ان لوگوں کو اقتدار بخشا جوان سے پہلے گزرے اور ان کے اس دین کو غلبہ وتمکین دے گا جس کو ان کے لئے پسند ٹھہرایا۔ اور ان کی اس خوف کی حالت کے بعد اس کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کریں گے تو درحقیقت وہی لوگ نافرمان ہیں۔ لہٰذا تمہارا فرض ہے " واقیموا الصلوہ واتوا الزکاہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون"(۵۶)۔

اور نماز کا اہتمام رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

فرمایا تم میں سے جولوگ پوری راست بازی کے ساتھ ایمان اور عمل صلح کا راستہ اختیار کریں گے ان سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ان کو زمین میں اسی طرح اقتدار واختیار بخشے گا۔ جیسے پہلی امتوں کو ایمان عمل صالح کے ثمرہ ونتیجہ میں اقتدار بخشا گیا۔ کیونکہ اللہ کی سنت یہی ہے کہ رسولوں پر پوری کامل وفاداری کے ساتھ ایمان لانے والوں کو دنیا کی قیادت وسیادت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عنائت کرتا ہے اس لئے وہ اسلام کو زمین میں متمکن کرے گا اس کی اساس بنیاد پر ملک کا نظام اجتماعی وسیاسی استوار ہوگا۔ اس کے سامنے کوئی اور نظام نہ ٹھہر سکے گا۔ دین اور حاملین دین کیلئے کسی قسم کا خوف و خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ وہ میری اطاعت و بندگی کریں میرے سوا کسی اور کی اطاعت و بندگی نہیں ہوگی جو لوگ دین کی مخالفت کریں گے وہی نافرمان ہوں گے۔ لہٰذا اگر اختیار و اقتدار چاہتے ہو اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے خواہاں ہو تو نماز کا اہتمام کرو زکوۃ ادا کرو اور رسول کے ہر حکم کی بے چون و چرا اطاعت کرو اس لئے سورۃ محمد میں فرمایا "یا یہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم" آیت نمبر۶

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔

سورۃ حج میں فرمایا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ قوی عزیز" آیت نمبر۴۰ اور بیشک اللہ ان کی مدد فرمائے گا جو اس کی مدد کریں گے بے شک اللہ قوی اور غالب ہے۔

سورہ آل عمران میں فرمایا "ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم" اگر اللہ تمہارا ساتھ دے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اس سورۃ میں دوسری جگہ فرمایا "وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن رہے۔

اسلامی حکومت کے قیام کا پہلا مرحلہ:- لہٰذا اب آپ کے بعد اسلامی حکومت کے قیام کی ذمہ داری امت اسلامیہ پر عائد ہوتی ہے اور اس کے قیام کی صورت ایک عمارت کی تعمیر کی سی ہے کوئی عمارت اساس و بنیاد کے بغیر تعمیر نہیں ہوسکتی۔ اسلامی حکومت کے قیام کی بنیاد مسلمان افراد ہیں کیونکہ اسلامی معاشرہ کے بغیر اسلامی حکومت کا قیام ممکن نہیں۔ اور معاشرہ افراد کے مجموعہ کا نام ہے اس لئے اسلام ہر انسان کو راعی، نگران، محافظ ٹھہراتا ہے اور عام طور پر احکام کا مخاطب افراد ہی کو ٹھہرایا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمایا "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ" تم میں سے ہر انسان ذمہ دار نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ قرآن مجید میں فرمایا "جعل لکم السمع والابصار والافئدہ لعلکم تشکرون" (سورۃ نحل آیت نمبر ۷۸) اور اس نے تمہارے لئے سمع وبصر اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمع وبصر اور دل ودماغ اس لئے دیا ہے کہ وہ اس کے شکر گزار اور اطاعت گزار بندے بنیں سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا "ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا" بیشک کان' آنکھ' اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے میں پرسش ہوتی ہے۔ اگر ہر مسلمان اپنی زندگی کے شب و روز اسی طرح گزارے جیساکہ دین کا تقاضا ہے تو خود بخود فطرتی اور طبعی طور پر اسلامی حکومت کا قیام آسان ہو جائے شب و روز گزارنے کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی روشنی میں ایسا نظام اور منہج دیا ہے کہ اس کی ہر گھڑی اور انسان کی ہر حرکت اسے بندہ ہونے کا احساس دلاتی ہے ذرا دیکھئے ایک انسان صبح کے وقت اٹھتا ہے تو اسے دعا سکھائی ہے پھر بیت الخلاء جاتا ہے۔ اس میں داخل ہونے اور خارج ہونے کی دعا سکھائی ہے گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا۔ پھر نماز کے لئے مسجد جاتا ہے۔ تو مسجد میں داخل اور خارج ہونے کی دعا سکھائی جوتا اتارنے اور پہننے کا طریقہ بتایا ہے مسجد اور بیت الخلاء میں داخلہ کے وقت پاؤں کے داخل و خارج کرنے میں فرق بتایا ہے اس طرح شب و روز کے مختلف مراحل کی جو دعائیں آپ نے سکھائی ہیں تو یہ دعائیں اور نماز کی ہر حرکت و عمل اذان واقامت کے کلمات ہم کو کس طرز عمل اور طرز حیات کی دعوت دیتے ہیں۔ کیا کبھی ہم نے سوچا۔ حضرت عمرؓ اپنے عاملوں کو کیوں لکھتے تھے "ان من اھم امورکم الصلوہ فمن حفظھا وحافظ علیھا فقط حفظ دینہ و من ضیعھا فھو لغیرہ اضیع"

ترجمہ: تمہارا فرض اولین نماز کا قیام ہے جس نے اس کو یاد رکھا اور اس کی حفاظت و نگہداشت کی اس نے اپنے ضابطہ حیات کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ باقی دین کو

باقی صفحہ ۴۴ پر

© rasailojaraid.com